43914

دار الافتاء
فتوی نمبر 26/2347

کیا فرماتے ہیں علمائے دین در ایں مسئلہ کہ:

آج کل مجھے بکثرت ایزی پیسہ کے ذریعے سے رقوم کی وصولی اور ترسیل کرنا پڑتی ہے۔ اس میں ٹیلی نار کمپنی کا قانون یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے اکاؤنٹ سے رقم نکالے مثلاً 1000۔ ایک ہزار روپے تو کمپنی 20 روپے کاٹ لیتی ہے۔

لیکن موبائل شاپ والے کہتے ہیں کہ آپ نے اگر اپنے اکاؤنٹ سے ایک ہزار نکالنے ہیں تو اپنے اکاؤنٹ سے ہزار روپیہ میرے یعنی دکاندار کے اکاؤنٹ میں بھیج دیں۔ اور اس ایک ہزار پر وہ دکاندار 20 روپے فیس بھی لے لیتے ہیں۔ یا میرے اکاؤنٹ سے 1020 روپے اپنے اکاؤنٹ میں بھیج کر مجھے 1000 کیش دے دیتے ہیں۔

موبائل شاپ والے کے ایسا کرنے میں مجھے دو تحفظات ہیں (1) اگر خدانخواستہ وہ موبائل شاپ والا کسی مجرمانہ کاروائی میں پکڑا گیا یا لاپتہ ہوگیا تو اس کے ایزی پیسہ اکاؤنٹ میں میرے اکاؤنٹ کی طرف سے ٹرانزیکشن کی وجہ سے مجھے بھی اس سے تعلقات کے الزام میں شاملِ تفتیش کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ حقیقت میں اس کے اور میرے کوئی تعلقات نہیں ہیں۔ (2) موبائل شاپ والا اس لئے ایسا کرتا ہے تاکہ اسے 20 روپے صافی مل جائیں کیونکہ اگر وہ کمپنی کے مخصوص طریقہ کار کے مطابق مجھے ایک ہزار نکال کر دیتا ہے تو اسے ~~کتنا~~ 20 روپے سے کم ملتے ہیں۔ ~~25 سے~~

نیز میں نے ٹیلی نار ہیلپ لائن فون کر کے ان کے متعلقہ آفیسر کو یہ بات بتلائی تو انہوں نے کہا کہ ہماری طرف سے ایسا کرنے کی اجازت

Scanned with CamScanner

دکاندار کو نہیں دی گئی بلکہ صرف یہ اجازت اسے دی گئی ہے
کہ وہ کمپنی کے مخصوص طریقے کے مطابق ہی آپ کو رقم نکال
کر دے۔

حضرت مفتی صاحب:

جواب طلب امر یہ ہے کہ کیا دکاندار کا مذکورہ بالا طریقہ
اپنانا جائز ہے اور کیا یہ کمائی اس کیلئے حلال ہوگی؟
نیز ٹیلی نار کے ایزی پیسہ کے علاوہ مزید موبائل کمپنیاں بھی
مثلاً جاز کیش وغیرہ بھی ایسا کر رہی ہیں۔
براہ کرم ایک عمومی جواب سے نواز کر شرعی حکم بیان فرمائیں۔

شکریہ

فضل رحیم،
مدرس شعبہ تجوید و قرأت۔
ڈیرہ اسماعیل خان۔
رابطہ: 0343-4630095

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

ایزی پیسہ شاپ والوں اور دیگر اس طرح کے دکانداروں کو ان کی متعلقہ کمپنی اپنا نمائندہ اور وکیل مقرر کرتی ہے اور مذکورہ دکاندار کمپنی سے اس کے قواعد وضوابط اور مخصوص طریقہ کار کے پابند رہنے کا معاہدہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی دکاندار اپنی اجرت بڑھانے کے لئے متعلقہ کمپنی کے قواعد وضوابط کے خلاف اپنا کوئی طریقہ کار اپناتا ہے تو یہ عہد شکنی ہے اور ایسا کرنا ناجائز ہے۔(ماخذہ:التبویب 151/67)

نیز سوال میں ذکر کردہ تفصیل کی رو سے چونکہ دکاندار کے اس طریقہ کار کی وجہ سے دکاندار اور گاہک دونوں کو بلاوجہ قانونی تفتیش میں شامل ہونے کا نقصان بھی ہے اور از روئے شریعت اسلامیہ خود کو یا اپنی عزت و آبرو کو خطرے میں ڈالنا یا کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا جائز نہیں ہے، لھذا اس سے بچنا چاہئے۔ (ماخذہ: التبویب 207/37)

وفی القرآن الکریم:

یایھاالذین امنوا اوفوا بالعقود۔

(سورۃ المائدۃ، أیۃ: 1)

ولاتلقوابایدیکم الی التھلکۃ۔

(سورۃ البقرۃ،أیۃ:195)

لما فی الحدیث الشریف:

لایحل لمسلم ان یروع مسلما

(مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی ج: 19،ص:241)

لا ضرر ولاضرار

(سنن ابن ماجه ،ج:2،ص:784)

لما فی الشامیۃ نقلا عن التتارخانیۃ:

وفی الدلال والسمسار یجب اجرالمثل وماتواضعوا علیہ ان فی کل عشرۃ دنانیر کذا فذلک حرام۔(مطلب فی اجرۃ الدلال،ج:٦،ص:٦٣،ط:سعید)

لما فی البحر:

لایجوز لأحد من المسلمین أخذ مال أحد بغیر سبب شرعی۔

(البحر الرائق، فصل فی التعزیر۔ج:٥، ص:٤٤)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
عمر فاروق بن فضل الرحمن غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
26/شعبان المعظم/١٤٤٣ھ
30/مارچ/2022ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
یکم/رمضان/١٤٤٣ھ
٣/اپریل/2022ء

الجواب صحیح
نائب مفتی عبدالمنان عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
یکم/رمضان/١٤٤٣ھ
٣/اپریل/2022ء

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ٢٦/٢٣٢٤
مورخہ ٢/٩/١٤٤٣
٢٠٢٢/٤/٣

نائب مفتی